بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسالہ رُوحی شریف

اِس رسالہ شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کی رات پڑھنا شروع کرے۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ یعنی الحمد شریف کے بعد سُورہ اخلاص یعنی قُل شریف سات دفعہ پڑھے بعدہٗ سلام پھیر کر اس کا ثواب مُحمّدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آپؐ کے اصحابِ کبار خصوصاً سات سُلطان الفقراء کی ارواحِ مقدسہ کو بخشے بعدہٗ اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھکر بیچ میں ایک دفعہ رسالہ رُوحی پڑھے۔ اِسی طرح اس کو ہمیشہ جاری رکھے۔

اززبانِ حق ترجمان حضرت سُلطان العارفین بُرہان الواصلین مقتدائے کاملین فنا فی عین ذات یاھُو حضرت سُلطان باھُو قدس اللہ سرہ العزیز

بداں، اَرۡشَدَکَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی الدَّارَیۡنِ

جان لے (اے طالب) تجھے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ہدایت کرے

کُنۡتُ ھَاھُوۡتَ، کَنۡزًا یَاھُوۡتَ

میں ہویت کی ہا اور یا ہوت کا خزانہ تھا

مَخۡفِیًّا لَاھُوۡتَ فَارَدۡتُّ مَلَکُوۡتَ، اَنۡ

لاہوت کے اندر مخفی۔ پس عالمِ ملکوت میں میرا ارادہ ہوا کہ میری

اُعرَفَ جَبرُوتَ فَخلَقتُ الخَلقَ نَاسُوتَ

جبروت پہچانی جائے پس میں نے عالَمِ ناسُوت میں مخلوق کو پیدا کیا

ذَاتِ سَرچشمۂ چشمانِ حقیقت ہَاہُویت حضرتِ عشق بالائے کونین

یعنی ہاہویت کی حقیقت کی آنکھوں کا سرچشمہ حضرتِ عشق (یعنی معشوقِ حقیقی)

بارگاہِ کبریا وتختِ سلطنت آراستہ، از کمال عبرت ماہیّتِ ذاتِ

نے دونوں جہان سے بالاتر اپنی کبرائی کچہری کے اندر تختِ سلطنت آراستہ کیا

پاکش ہزاراں ہزار بے شُمار قَوَافِلِ عقل سنگسار۔ سُبحان اللہ

اس کی پاک ذات کی ماہیت کی کمال عبرت سے ہزاراں ہزار بلکہ بیشمار عقل کے قافلے

آز اَجسَامِ عناصرِ خاکی بہزار مَظہرِ ظہُورِ آثارِ جمال و جَلال

سنگسار ہو گئے۔ سُبحان اللہ عناصرِ خاکی کے اجسام سے اسکے جمال وجلال کے ہزاروں

قُدرت ہائے کامِلہ آئینۂ باصفا ساختہ تماشائے

آثار نمودار ہیں۔ اسکی قدرتِ کاملہ گویا ایک آئینہ باصفا بنا کر اس میں اپنے

رُوئے زیبا مے فرمائید۔ خُود باخُود قمارِ عشق مے بازد،

بے مثل حُسن کا تماشا دیکھ رہی ہے اور اپنے آپ سے عشق کا جؤا کھیل رہا ہے

خُود نظر و خُود ناظر و خُود منظور، خُود عشق، خُود عاشق

خود نظر، خود ناظر اور خُود منظور ہے، خُود عشق، خُود عاشق

و خُود معشُوق۔ اگر پردہ را از خُود براندازی ہمہ یک

اور خُود معشُوق ہے۔ اے طالِب اگر تُو اپنی خُودی کا پردہ درمیان

ذَاتُ و دُوئی ہمہ از اَحوَلِ چشمیست۔ مے گوید

سے اُٹھا لے تو تجھے ایک ہی ذات جلوہ گر نظر آئے، یہ تمام دوئی (عالم کثرت)

مُصنّف تصنیف مُعتکفِ حریمِ جلال و جمال

تیری بھینگی آنکھ کا فریب ہے، کہتا ہے اس تصنیف کا مُصنّف اللہ تعالیٰ کے

ہاہویت حق، محوِ شہُودِ ذاتِ مُطلق، عَین

جلال وجمال کے حَریم ہاہویت کا مُعتکف ذاتِ حق کے دیدار میں محو، معبودِ

عَنایت از شہُودِ مشہُود معبُود علی الحق، در مہدِ ناز

برحق یعنی ذاتِ شہُود کی عنایت کی آنکھ میں منظور، نازِ سُبحانی

سُبحَانِی مَا اَعظَمَ شَانِی، بصدرِ عزّت

مَا اَعظم شانی کے ہنگھوڑے میں جھُولنے والا، مقامِ عزّت

تاجِ معرفت و وحدتِ مُطلق برسر و

کی صدر گاہ میں معرفت اور وحدت کا تاج سر پر رکھے ہوئے

رِدائے تصفیّہ و تزکیۂ اَنتَ اَنَا وَ اَنَا

مقام اَنتَ اَنَا اور اَنَا اَنتَ میں تصفیہ کی چادر بغل میں لپیٹے

اَنْتَ در بر اَلْمُلَقَّبُ مِنَ الْحَقِّ بِالْحَقّ
ہوئے اور حق کی طرف سے حق کے لقبؑ سے ملقّب

سَرِّ ذاتِ یا ھُو فقیرِ باھُو قدس سرّہٗ عرف
سرِّ ذاتِ یا ہو یعنی فقیر باہو قُدس سرّہٗ عُرف

اعوان ساکن قلعہ شور حَرَّسَھَا اللہ تعالیٰ
اعوان ساکن قلعہ شور (اللہ تعالیٰ اُسے ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ

مِنَ الْفِتَنِ وَالْجُوْر چند کلمات از ابراز تحقیقاتِ فقر
رکھے) چند کلمے مقامِ ہویت ذات کے فقر کی تحقیقات میں سے

مقامِ ہُوِیّت ذات رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ
بیان کرتا ہے اور اس آیت میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

تفسیر از معنی المعنیٰ خاص الخاص تعلیم مے آرد
کی معنی المعنی اور خاص الخاص تفسیر کی تعلیم دیتا ہے۔

عارفِ واصل بہر جا دیدہ کشاید بجز دیدارش نہ بیند
عارف واصل جس طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہے سوائے اُسکے دیدار کے اُسے

ونقشِ غیر و خودی از خود بر انداز د، تا با مطلقِ مُطلق شود
کچھ نظر نہیں آتا۔ غیر اور خودی کے جملہ نقوش اپنے وجود سے مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ ذاتِ

بَداں کہ چوں نورِ احدی از حجلۂ تنہائی
مُطلق کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ جان لے کہ جب نُورِ احدی نے تنہائی

وحدت بر مظاہر کثرت ارادہ فرمود۔ حُسنِ خود را
وحدت کی ڈولی سے نکل کر عالمِ کثرت میں ظہور فرمایا تو اپنے جمال کو

جَلوہ بصفائے گرم بازاری نمود۔ بر شمع جمالش
صفائی سے جلوہ دے کر اپنے حسن کا بازار گرم کیا۔ اس کی شمع جمال پر

پروانۂ کونین بسوزید و نقابِ میم احمدی پوشیدہ
ہر دو جہاں پروانے کی طرح مر مٹے بعدہٗ نقابِ میم احمدی اوڑھ کر

صُورتِ احمدی گرفت و از کثرتِ جذبات و ارادت
صُورتِ احمدی اختیار کی اور کثرتِ جذبات و ارادت سے

ہفت بار بر خود بجنبید و از آں ہفت ارواحِ فقراء
سات دفعہ اپنے اُوپر جُنبش کھائی۔ جس سے سات ارواحِ فقراء

باصفا، فنا فی اللہ، بقا باللہ محوِ خیالِ ذات
باصفا، فنا فی اللہ، بقا باللہ اُس کی ذات کے خیال میں ہمہ تن

ہمہ مغز بے پوست، پیش از آفرینشِ آدم علیہ السّلام
محو جُملہ مثل مغزِ بے پوست آدم علیہ السّلام کی پیدائش سے

هفتاد هزار سال غرق بحرِ جمال بر شجرِ مرأة الیقین پیدا
ستر ہزار سال پہلے غرقِ بحرِ جمال رہ کر شجرِ مرأة الیقین پر پیدا
شُدند. بجُز ذاتِ حق از ازل تا ابد چیزے ندیدند
ہوئے۔ انہوں نے ازل سے ابد تک اسکی ذات کے سوا اور کسی چیز کی طرف
و ما سوی اللہ گاہے نشنیدند بحریم کبریا،
نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی آوازِ الست کے بغیر اور کوئی آواز نہ سُنی، اسکے
دائم بحر الوصال لازول، گاہے جسدِ نُوری پوشیدہ
حریمِ کبریا کے اندر وصالِ لازوال میں ہمیشہ محو اور مُستغرق رہے کبھی نُوری
بہ تقدیس و تنزیہ مے کوشیدند۔ گاہے قطرہ در بحرو
جُثے پہن کر تقدیس اور تنزیہ کا حق ادا کیا اور کبھی مثل قطرہ دریا میں اور
گاہے بحر در قطرہ و ردائے فیض عطا، اِذَا تَمَّ الفَقرُ
کبھی مثلِ دریا قطرے کے اندر رہے اور فیض اِذَا تَمَّ الفَقر
فَھُوَ اللہ برایشاں پس بحیاتِ ابدی و
فھو اللہ کی عطائی چادر اُنکے کندھوں پر ہے ایسے فقر خاص الخاص
عِزِّ تاجِ سرمدی الفقر لَا یَحتَاجُ اِلیٰ رَبِّہٖ
اور لایحتاج کے حیاتِ ابدی اور عِزّ و تاجِ سرمدی سے سرفراز ہیں کہ جس

وَلَا اِلیٰ غَیرِہٖ معزز و مکرم از آفرینش آدم علیہ السلام
میں ؎ نہ وہ رَبّ کے اور نہ غیر کے مُحتاج ہیں۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش
و قیامِ قیامت ہیچ آگاہی ندارند۔ قدمِ ایشاں
اور قیامِ قیامت اور حساب کتاب سے انہیں کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا قدم
بر سرِ جملہ اولیاء غوث و قطب۔ اگر آنہارا
تمام اولیاء اللہ غوث و قطب وغیرہ کے سر پر ہے۔ اگر انہیں
خُدا خوانی بجا و اگر بندۂ خدا دانی روا عِلمِ
خُدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خُدا پکاریں تو بھی روا ہے
مَن عَلِمَ مقامِ ایشاں حریمِ ذاتِ کبریا و از
اِس رمز کو جس نے پہچانا اُسی نے جانا۔ اُن کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا
حق ما سوی الحق چیزے نہ طلبیدند۔ و
ہے انہوں نے حق سے سوائے حق کے اور کچھ طلب نہیں کیا
بہ دُنیائے دُنی و نعیمِ اُخروی حُور و قصور
دُنیائے دُوں کی لذاتِ نفسانی اور آخرت کے نعماء روحانی یعنی
بہشت و دوزخ بکرشمۂ نظر ندیدند و ازاں
حُور و قصور، بہشت وغیرہ کو گوشۂ چشم سے کبھی نہیں دیکھا اور اُس

؎ اور جب اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو اُس کی حاجت نہیں رہتی۔

یک لمعہ کہ موسیٰ علیہ السلام در سراسیمگی رفتہ
ایک تجلّی کوہِ طور سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے

وطور درہم شکستہ در ہر لمحہ و طرفتہ العین ہفتاد
تھے اور طور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ہر ایک پل اور ہر دم میں جذباتِ

ہزار بار لمعاتِ جذباتِ انوارِ ذات بر ایشاں وارد
انوارِ ذات کے ستر ہزار تجلیات ان پر نازل ہوتے رہے لیکن انہوں

و دم نہ زدند و آہے نہ کشیدند وھل من
نے دم نہیں مارا اور آہ تک نہیں کھینچی اور مزید تجلیات کے طالب

مّزید مے گفتند ایشاں سلطان الفقراء
رہے۔ یہ لوگ فقراء اہل اللہ کے بادشاہ اور دونوں

و سیّد الکونین اند۔ یکے روحِ خاتونِ قیامت
جہان کے سردار ہیں۔ ایک روحِ مقدّس حضرت فاطمۃ الزہرا

رضی اللہ عنہا و یکے روحِ خواجہ حسن بصری
خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی ہے اور ایک روح خواجہ حسن بصری

رضی اللہ عنہ و یکے روحِ شیخ ما حقیقت الحق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک روحِ مکرّم و معظّم ہمارے شیخ حقیقت الحق

نورِ مطلق، مشہود علی الحق حضرت سیّد محی الدّین شیخ
نورِ مطلق، مشہود علی الحق حضرت محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد

عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز و یکے
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرّہٗ العزیز اور ایک

روحِ سلطانِ انوار سرّ السرمد حضرت پیر عبد الرزاق
روحِ سلطانِ انوار، سرّہ السرمد حضرت پیر عبد الرزاق

فرزندِ حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرّہ العزیز و یکے
فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرّہ العزیز اور ایک

روحِ سرِّ ذات یاھو بندہ فقیر باھو (قدس اللہ سرّہ العزیز)
روحِ بندۂ فقیر باھو (قدس اللہ سرّہ العزیز) کی ہے

و دو روح دیگر اولیاء بحرمتِ یمنِ ایشاں قیامِ
اور دو ارواح دیگر اولیاء اللہ کی ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے

دارین، تا آنکہ آں دو روح از آشیانۂ وحدت
ان کی برکت اور حرمت سے دارین کو قیام اور بقا حاصل ہے جب تک

بر مظاہرِ کثرت نہ خواہند پرید قیامِ قیامت
وہ دو روح وحدت کے گھونسلے سے نکل کر عالمِ کثرت کی فضاء میں پرواز نہ

نخواہد شُد، سراسر نظرِ ایشاں نُورِ وحدت و
کرلیں قیامت قائم نہ ہوگی۔ سراسر ان کی نظر میں نُورِ وحدت اور

کیمیائے عزّت۔ بہر کس پرتو عنقائے ایشاں اُفتاد
کیمیائے عزّت پنہاں ہے۔ جس شخص پر اُن کی نظرِ عنقا پڑ جاتی

نُورِ مُطلق ساختند، اِحتیاج بریاضت وِرد اوراد
ہے اُسے مُطلق نُور بنا لیتے ہیں، طالبوں کو ریاضت اور ظاہری

ظاہری طالباں را نہ پرداختند۔ بداں کہ فقیر
ورد اوراد میں نہیں لگاتے بلکہ نظر اور توجّہ سے طالب کی منزل طے

نُورِ مُطلق مؤلّف تالیف ایں کتاب مُستطاب
کراتے ہیں۔ جان لے کہ اس کتابِ مستطاب کے مُصنّف اور اس تالیف شریف

پردہ ہا و حجبِ حجاب تمامی برانداختہ عین العین
کے مؤلف یعنی یہ فقیر نُورِ مُطلق تمام حجبِ حجاب اور پردوں کے سامنے

وحدت گشتہ۔ سُبحان اللہ جسم ایں بندہ را
سے ہٹا کر عین العین وحدت بن گیا۔ سُبحان اللہ اِس فقیر کا جسم ایک

پردۂ ضعیف حائل خود بخود درمیان ہزار ہا
ضعیف پردے کی طرح درمیان میں حائل ہے بلکہ سب کچھ وہ ذات ہے جو

اسرارِ عجیبہ و لطیفہ ہائے غریبہ فرمودہ
خُود بخود اپنے آپ میں ہزاروں اسرارِ عجیبہ و لطیفہ ہائے غریبہ

خُود ناطِق خُود مَنطُوق، خُود کاتب و خُود مکتُوب
ظاہر فرما رہا ہے۔ آپ ہی کلام کرنیوالا اور آپ کلام ہے آپ لکھنے والا

و خُود دَال و خُود مدلُول، اگر ایں را آثارِ
اور آپ کتاب ہے، آپ دلالت کرنے والا اور خُود مدلول ہے اگر اس

قُدرتِ ربّانی دانند بجا و اگر وَحی
تحریر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار جانیں تو بجا ہے اور اگر اسے آسمانی

منزل خوانند روا معاذ اللہ، اگر ایں
وحی[1] سمجھیں تو بھی رَوا ہے۔ معاذ اللہ، اگر اس

وثیقۂ لطیفہ را از زبانِ بندہ دانی الحق
وثیقۂ لطیفہ کو بندہ کی زبان جانیں، الحق

---

[1] اگرچہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے وَحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے لیکن اسکے بجائے بطور نعم البدل اولیاء کرام کی طرف الہام اور باطنی اعلام کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

اگر وَلی وَاصِل کہ از رجعت عَالمِ رُوحانی و یا عالمِ
اگر کوئی وَلی وَاصِل جوکہ عَالمِ رُوحانیت یا عَالمِ قدس شہُود میں اپنے

قدس شہُود از دَرجۂ خُود اُفتادہ بَاشد
دَرجے سے گِر گیا ہو اگر اس کتاب کو وسیلہ بنائے تو

اگر توسل با ایں کتاب مُستطاب جوید آنرا مرشد لیست
اِس کے لئے مُرشِدِ کامِل ثابت ہوگی۔ اگر اُس نے توسّل

کامِل۔ اگر اُو توسل نہ گرفت اُو را قسم و اگر ما او را نرسانیم
نہ پکڑا تو اُسے قسم ہے اور اگر ہم نے اُسے نہ پہنچایا

مَارا قسم۔ و اگر طالب سلک سُلوک معتصِم ومتمسک شود بمجرد
ہمَیں قسم ہے اگر سلک سلوک کا طالب اسے پنجہ مار کر مضبوط

اِعتصام عَارفِ زندہ دل و روشن ضمیر سازم
پکڑیگا۔ محض اسکے دوام اعتصام اور مواظبت سے عارف زندہ دل و روشن ضمیر بن جائیگا

ابیات

ہر کہ طالب حق بُود من حَاضرم   از اِبتدا تا اِنتہا یک دم برم
جو شخص حق کا طالب ہو میں اس کی رہبری کے لئے حاضر ہوں
ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک دم مَیں پہنچا دُوں گا۔

طالب بیا۔ طالب بیا۔ طالب بیا تا رسانم روزِ اوّل بَا خدا
اے طالب (دنیا) آ، اے طالب (عقبیٰ) آ، اے طالب مولیٰ آ، تاکہ پہلے ہی روز میں تجھے خدا سے ملا دوں۔

بداں کہ عَارفِ کامل قَادری بہرِ قدرتِ
جان لے کہ عَارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر اور

قادر و بہر مقام حاضِر، محو ہا ہوّیت مطلق
ہر مقام پر حَاضِر ہوتا ہے مُصنّف تصنیف ہا ہویت مطلق

مُصنّف تصنِیف می فرمائد تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی
فقیر باہُو کہتا ہے کہ جب مجھے لُطفِ ازلی کی عین عنایت

عَین عنایت حق الحق حَاصِل شدہ و از حضور فائض النّور
سے حقیقی طور پر سرفرازی حَاصِل ہوئی ہے اور حضُور فائز النّور

اکرم نبوی صَلّی اللہ علیہٖ وَسلّم حکمِ ارشادِ خلق شدہ
اکرم مجلسِ نبوی صلعم سے خلقِ خُدا کی تلقین و ارشاد کا حکم

چہ مُسلِم و چہ کافر چہ بالنصیب و چہ بے نصیب
ہو چکا ہے۔ اب میری نظرِ کیمیا اثر کے آگے کیا مُسلم اور کیا کافر

چہ زندہ و چہ مُردہ، بزبانِ گوہر فشان
کیا بالنصیب اور کیا بے نصیب اور کیا زندہ اور کیا مُردہ سب برابر ہیں کیونکہ

مُصطفٰی ثانی و مجتبٰی آخرِ زمانی فرمودہ۔

سرورِ کائنات ﷺ نے مجھے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مُصطفٰی ثانی اور مجتبٰی آخر الزّمانی کا لقب عطا فرمایا ہے

ابیات

دستِ بیعت کرد مارا مُصطفٰی
ولدِ خُود خواند است مارا مجُتبٰی

مجھے دستِ بیعت خُود حضرت محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے
اور حضرت مجُتبٰی نے مجھ کو اپنا فرزند بنایا ہے۔

شُد اجازت باہو را از مُصطفٰی
خلق را تلقین بکن بہر از خُدا

فقیر باہُو رحمۃُ اللہ علیہ کو حضرت محمّد مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
اِس بات کا حکم ہوا ہے کہ خلقت کو محض فی سبیل اللہ تلقین کریں۔

خاکِ پائیم از حُسین و از حسن
معرفت گشت است برمن انجمن

مَیں حسنین کا خاکِ پا ہُوں اس لئے معرفت اور فقر مجھ پر ختم ہوگیا ہے

وبمنزلِ فقر از بارگاہِ کبریا حُکم شُد
اور فقر کے مقام میں بارگاہِ کبریا سے مجھے خطاب ہُوا

کہ تُو عاشِق مائی۔ ایں فقیر عرض نمُود کہ عاجز را
تُو ہمارا عاشِق ہے۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ اس عاجز کو

توفیق عِشق حضرت کِبریا نیست۔ باز فرمُود
حضرت کبریا کے عِشق کی توفیق نہیں ہے۔ پھر حکم ہوا

کہ تُو معشوق مائی۔ باز اِیں عاجز ساکت ماند
کہ تُو ہمارا معشُوق ہے۔ تب یہ عاجز خاموش ہوگیا

پر تو شعاعِ حضرت کبریا بندہ را ذرّہ وار
اِس وقت جناب حضرتِ کبریا کے شعاعِ انوار کے پر تو نے

در ابحارِ استغراق مُستغرق ساخت و فرمود
بندہ کو ایک ذرّے کی طرح اپنے ابحارِ انوار میں غرق کردیا اور فرمایا

تُو عینِ ما ہستی و ما عینِ تو ہُستم۔ در حقیقت
کہ تُو ہماری عیَن ہے اور ہم تمہاری عین۔ حقیقت میں تو

حقیقت مائی و در معرفت یار مائی و در
ہماری حقیقت اور معرفت میں ہمارا یار اور

ھُو صورتِ سِرّ یا ھُو ہستی
ھُو کی بناوٹ میں ھو کا سر ہے۔

(تمام شد رسالہ شریف)